معز امجد

عرب کی سب سے بہتر خواتین

روی[1] أنه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: خیر نساء رکبن الإبل صالح نساء قریش[2] أحناه علی ولد فی صغره[3] وأرعاه علی زوج[4] فی ذات یده[5].

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی سواری کرنے والی عورتوں[1] میں سے سب سے بہتر قریش کی صالح عورتیں ہیں[2]۔ وہ اپنے بچے کی ابتدائی عمر میں اس پر بہت مہربان اور اپنے شوہر کے مال کا زیادہ خیال رکھنے والی ہیں[3]۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ اونٹ پر سواری کرنے والیوں سے یہاں عرب عورتیں مراد ہیں۔

۲۔ مسلم، رقم ۲۵۲۷ کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی جب حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کرنے سے محض اس لیے معذرت کر لی کہ وہ اپنی تمام تر توجہ اپنے چھوٹے بچوں کی تربیت پر مرکوز کر سکیں اور کہیں پہلے شوہر سے ان کے بچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن رات تنگ نہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

کریں۔

۳۔ یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ قریش کی خواتین کا عرب کی سب خواتین سے بہتر ہونا اس وجہ سے ہے، کیونکہ وہ اپنے بچوں کے لیے بہترین مائیں اور اپنے شوہروں کے لیے بہترین بیویاں ہیں۔ ظاہر ہے ایک صحت مند گھرانے کے پہلو سے کسی خاتون کے سب سے اہم اوصاف یہی ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ درج ذیل مقامات پر نقل ہوئی ہے:

بخاری، رقم ۳۲۵۱، ۴۷۹۴، ۵۰۵۰۔ مسلم، رقم ۲۵۲۷۔ احمد بن حنبل، رقم ۲۹۲۶، ۷۶۳۷، ۷۶۹۵، ۸۲۲۷، ۹۱۰۲، ۹۷۹۶، ۱۰۰۶۱، ۱۰۵۳۲، ۱۶۹۷۱۔ ابن حبان، رقم ۶۲۶۷، ۶۲۶۸۔ نسائی سنن الکبریٰ، رقم ۹۱۳۴۔ بیہقی، رقم ۱۴۴۹۳۔ ابویعلیٰ، رقم ۲۶۸۶، ۶۶۷۳۔ حمیدی، رقم ۱۰۴۷۔ عبدالرزاق، رقم ۲۰۶۰۳، ۲۰۶۰۴۔ ابن ابی شیبہ، رقم ۳۲۴۰۱، ۳۲۴۰۲، ۳۲۴۰۳۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۲۔ بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۳۲۵۱ میں 'خیر نساء رکبن الإبل صالح نساء قریش' (اونٹ کی سواری کرنے والی عورتوں میں سے سب سے بہتر قریش کی صالح عورتیں ہیں) کے بجائے 'نساء قریش خیر نساء رکبن الإبل' (اونٹ کی سواری کرنے والی عورتوں میں سے سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں) کے الفاظ، جبکہ احمد بن حنبل، رقم ۲۹۲۶ میں 'خیر نساء رکبن أعجاز الإبل صالح نساء قریش' (اونٹ کی پشت پر سواری کرنے والی عورتوں میں سے سب سے بہتر قریش کی صالح عورتیں ہیں) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۷۶۳۷ میں 'خیر نساء رکبن نساء قریش' (سواری کرنے والی عورتوں میں سے سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں) کے الفاظ، احمد بن حنبل، رقم ۱۶۹۷۱ میں 'خیر نسوة رکبن الإبل صالح نساء قریش' (اونٹ کی سواری کرنے والی عورتوں میں سے سب سے بہتر قریش کی صالح عورتیں ہیں) کے الفاظ اور ابن ابی شیبہ، رقم ۳۲۴۰۳ میں 'خیر نساء رکبن الإبل صالحة نساء قریش' (اونٹ کی سواری کرنے والی عورتوں میں سے سب سے بہتر قریش کی صالح عورتیں ہیں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۳۔ بعض روایات مثلاً بخاری، رقم ۳۲۵۱ میں 'أحناه علی ولد فی صغره' (وہ بچے کی ابتدائی عمر میں اس کی

بہتر نگہداشت کرنے والی ہیں) کے بجائے 'أحناه علی طفل' (وہ بچے کا زیادہ خیال رکھنے والی ہیں) کے الفاظ، جبکہ مسلم، رقم ۲۵۲۷ میں 'أحناه علی یتیم فی صغره' (وہ یتیم بچے کی زیادہ نگہداشت کرنے والی ہیں) کے الفاظ اور احمد بن حنبل، رقم ۹۱۰۲ میں 'أحناه علی ولد' (وہ بچے کی زیادہ نگہداشت کرنے والی ہیں) کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۴۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۸۶۹۵ میں 'أرعاه علی زوج' (وہ شوہر کی زیادہ نگہداشت کرنے والی ہیں) کے بجائے 'أرعاه لزوج' (وہ شوہر کے لیے زیادہ نگہداشت کرنے والی ہیں) کے الفاظ، جبکہ ابو یعلیٰ، رقم ۲۶۸۶ میں 'أرعاه علی بعل' (وہ خاوند کا زیادہ خیال رکھنے والی ہیں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۵۔ ابن حبان، رقم ۶۲۶۸ میں 'ولم ترکب مریم بنت عمران بعیرا قط' (مریم بنت عمران نے کبھی اونٹ کی سواری نہیں کی) کے الفاظ کا اضافہ روایت ہوا ہے، تاہم بہت سی دوسری روایات بشمول بخاری، رقم ۳۲۵۱ سے یہ واضح ہے کہ یہ جملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا حصہ نہیں، بلکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے وضاحت ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

احمد بن حنبل، رقم ۱۰۰۶۱ میں یہ روایت اس طرح نقل ہوئی ہے:

روی أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال: خیر نساء رکبن الإبل أحناه علی ولده وأرعاه علی زوج فی ذات یده یعنی نساء قریش.

''روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی سواری کرنے والی عورتوں میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جو بچے کی ابتدائی عمر میں اس کا زیادہ خیال رکھنے والی اور اپنے شوہر کے مال کی زیادہ نگہداشت کرنے والی ہوں، یعنی قریش کی عورتیں۔''

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۲۹۲۶ میں اس روایت کا پس منظر قدرے تفصیل سے نقل ہوا ہے:

روی أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم خطب امرأة من قومه یقال لها سودة وکانت مصبیة کان لها خمسة صبیة أو ستة من بعل لها مات. فقال لها رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: ما یمنعك منی؟ قالت واللّٰه، یا نبی اللّٰه،

''روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبیلے کی سودہ نامی خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس خاتون کے پہلے فوت شدہ شوہر سے پانچ یا چھ بچے تھے۔ (اس نے آپ سے شادی کرنے سے معذرت کر لی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: مجھ سے شادی کرنے سے تمھیں کس چیز نے روکا؟ اس

ما يمنعنى منك أن لا تكون أحب البرية الى، ولكنى أكرمك أن يضغوا هؤلاء الصبية عند رأسك بكرة وعشية. قال: فهل منعك منى شىء غير ذلك؟ قالت لا، واللّٰه. قال لها رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: يرحمك اللّٰه ان خير نساء ركبن أعجاز الإبل صالح نساء قريش، أحناه على ولد فى صغر وأرعاه على بعل بذات يد.

نے جواب دیا: خدا کی قسم، اے اللہ کے نبی، آپ سے شادی کرنے سے مجھے یہ چیز روک رہی ہے کہ آپ تو مجھ سے اچھائی کرنا چاہتے ہیں، مگر میں آپ کی تکریم کرتی ہوں کہ میرے یہ بچے دن رات آپ کو تنگ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کوئی اور وجہ بھی ہے؟ خاتون نے جواب دیا: خدا گواہ ہے کہ نہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے۔ بے شک اونٹ کی پشت پر سواری کرنے والی عورتوں میں سے سب سے بہتر قریش کی صالح عورتیں ہیں۔ وہ بچے کی ابتدائی عمر میں اس کا زیادہ خیال رکھنے والی اور اپنے شوہر کے مال کی زیادہ نگہداشت کرنے والی ہیں۔''

احمد بن حنبل، رقم ۲۷۶۳ کے مطابق جس خاتون کو آپ نے نکاح کا پیغام بھیجا وہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نہیں، بلکہ ام ہانی رضی اللہ عنہا تھیں۔ ناصر الدین البانی صاحب نے بھی سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ جلد ۶ صفحہ ۶۳ میں یہی وضاحت کی ہے کہ مذکورہ خاتون اصلاً ام ہانی رضی اللہ عنہا تھیں۔

تخریج : محمد اسلم نجمی

کوکب شہزاد

ترجمہ وترتیب : اظہار احمد

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org